Gohar e tehqeeq گوہر تحقیق
گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی بہاول پور
Year 2024; Vol 03 (Issue 02)
P. 17-24 https://journals.gscwu.edu.pk/

ایمن بی بی

ایم ایس سکالر، لودھراں

Aiman Bibi

MS scholar, Lodhran

مظہر الاسلام کے افسانوی مجموعہ "گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی" کے افسانوں میں کرداروں کا نفسیاتی جائزہ

A psychological analysis of the characters in Mazharul Islam's fiction collection "Alone in the City of Horses"

Abstract:

In the present era, Mazhar-ul- Islam is a unique novelist and fiction writer. He has achieved a prominent position in Urdu fiction due to his symbolic style and thematic diversity. By carefully studying the society, he describes the heartbreaking events happening in the world in symbolic terms in such a way that its essence pierces the soul of the reader. He writes about death, separation, suicide, deprivations and the psychological problems of humans and the resulting complications, leaving the end on a hidden path and leaving the reader in a curious state.

In his characters, he reflects the psychology of the employees, apart from men and women, from all classes of people, and this is what makes his stories stand out. If the characters are studied from the psychological aspects, the characters appear to be mental patients of various mental diseases. The reason is only the incompetence of the society. In this essay will discuss the psychological study of the characters in Mazhar-Ul-Islam's fictional collection Ghoron kay Shehar main Akela Adami.

Keywords: Complications, Deprivations, Mental diseases, Symbolic.

ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

"خواہشات اور ان کی آسودگی کے ضمن میں دباؤ، گریز، مراجعت اور امتناعات کی صورت میں انسانی سائیکی جس جنگ سے دوچار ہوتی ہے ،اس میں اعصاب پر جو گزرتی ہے اس کا مظاہرہ نفسیاتی مریضوں سے لے کر اعلیٰ ترین تخلیقی قوتوں کے حامل افراد تک سبھی میں مل جاتا ہے۔"(1)

ہر اس افسانے کو نفسیاتی افسانہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس میں عدم جذبات، ذہنی الجھن کا بیان ہو یا افسانے کے اختتام پزیری پر مرکزی کردار پاگل ہو جائے۔ نفسیاتی افسانے میں افسانہ نگار لاشعوری محرکات کے ذریعے کرداروں کا مطالعہ کر کے انسانی شخصیت میں نفسی پیچیدگیوں کی منظر کشائی کرے اور سائیکی پر چھائیوں بھرے طلسمی منظر نامے کو روشن کرے۔ ایسا افسانہ نفسیاتی افسانہ ہے۔ جنسی افسانے کو بھی نفسیاتی افسانہ کہا جاسکتا ہے لیکن اس میں احتیاط بے حد ضروری ہے ورنہ خود افسانہ نگار فحاشی اور بے راہ روی کا مالک نظر آسکتا ہے۔

مظہر الاسلام چھٹی دہائی میں اردو افسانے میں طلوع ہوئے یہ وہ زمانہ تھا جب معاشرے میں گہما گہمی، نفسیاتی، سماجی، معاشی اور بغاوتی شعور عروج پر تھا اور انہوں نے علامتی پیرائے میں عام لوگوں کی نفسیات، مسائل، جدائی، کرب، انتظار، ذہنی کیفیت کو با اختصار و جامعیت طرزِ انداز میں تحریر کر کے قاری کو متجسس کیفیت میں مبتلا کر کے حقیقت سے آشنا کر دیا۔ مظہر الاسلام کے بارے میں ممتاز مفتی ان کے خاکے مہا او کھا میں لکھتے ہیں:

"مظہر الاسلام مجلسی نہیں ہے مظہر الگ رہنا پسند کرنے والوں میں سے ہے۔۔۔۔ مظہر کی تحریروں میں سب سے بڑا جذبہ ہے کہ وہ ہٹ کر بات کرتا ہے۔ ایک نیا زاویہ، نیا رخ، نیا انداز، نئی سوچ۔۔۔(2)

مظہر الاسلام اپنے کہانیوں میں ندرت اور جدیدیت کہ علاوہ علامتوں اور استعاروں کے زریعے کرداروں کے نفسیاتی مسائل کو کتاب سے نہیں بلکہ زندگی سے اخذ کرتے ہیں۔

"میں عام لوگوں کے لیے لکھتا ہوں جب کوئی بات آپ گھڑتے نہیں بلکہ وہ خود بخود آپ کے ذہن میں ائے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بات دوسرا بھی سمجھ سکتا ہے۔"(3)

مظہر الاسلام کے افسانوی مجموعے گھوڑوں کے شہر میں اکیلا ادمی کے افسانوں میں سے 6 افسانے منتخب کیے گئے ہیں جن میں نفسیاتی رنگ نمایاں نظر آتا ہے جو درج ذیل ہیں:

1۔ گمشدہ نسل کا پورٹریٹ

2۔ تالاب

3۔ ٹیڑھی فصیل کے سائے

4۔ سوچ پہ بیٹھی مکھی

5۔ پرانے گھر کی سیڑھیوں پر گری ہوئی تصویر

6۔ تن لیراں لیراں

1۔ گمشدہ نسل کا پورٹریٹ

اس کہانی میں مظہر الاسلام نے سماج کی حقیقت بتائی اور سماج کی تلخیاں کس طرح انسانوں میں نفسیاتی مسائل پیدا کر دیتی ہیں چاہے وہ سماج میں والدین ہی کیوں نہ ہو اس میں بنیادی کردار مختلف طرح کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہے۔ مسٹر زیرو کی ڈائری میں سب سے گہری نفسیات اس کی نظر آتی ہے جو ایک زرد جلد کی کتاب دکھائی گئی ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے :

> "میں بستی میں رہتا تھا میرے ماں اور باپ دونوں میرے جسم کے ہرا ہونے سے قبل ہی
> میرے جسم سے علیحدگی کا اعلان کر چکے تھے۔۔۔ میں نے کاغذ اچک لیا جیب میں ڈال لیا
> اور اندر آکر دروازہ بند کر لیا آخر ایک دن باہر آ گیا پھر میں کبھی گھر نہیں گیا۔"(4)

اس میں مظہر الاسلام نے بہت ہی خوبصورت طریقے سے ایک ایسے بچے کی عکاسی کی ہے کہ والدین کے مسائل جھگڑے یا ان کی طلاق ایک بچے پر کیا اثر انداز ہوتے ہیں کہ وہ ساری زندگی کے لیے اپنے اس حادثے سے باہر ہی نہیں نکل پاتا کیونکہ آگے چل کے وہ دونوں اپنی زندگی میں مگن ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس نتیجے میں جن مسائل اور جن ذہنی اذیتوں کا سامنا اس بچے کو کرنا پڑتا ہے بعض اوقات وہ آنے والے وقت میں دوسروں کے لیے ہی اذیت کا باعث بن جاتا ہے۔

2۔ تالاب

مظہر الاسلام کا سب سے پہلا افسانہ ہونے کے ساتھ ان کے پہلے افسانوی مجموعے مظہر گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی میں چھپا اس میں اُنہوں نے جنسی مسائل اور انسانی نفس کی خواہش جب ایک مدت تک پوری نہ کی جائے تو وہ کس طرح کرب و اذیت میں مبتلا رہتا ہے۔ اور نفسیاتی مسئلے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے :

"اس سے گود میں اٹھاتے ہی میرے دل کی دھڑکنیں الجھنے لگتی سوتے وقت وہ پلنگ
کی پٹی سے لگ کر میرا منہ چومتا تو مجھے احساس ہوتا ہے جیسے وہ بچہ نہیں چھوٹے
چھوٹے نیم گرم سانسوں کی حدت مجھے آگ کی طرح محسوس ہوتی۔"(5)

ایک چھوٹے سے بچے سے کہانی کی کردار محبت کر بیٹھتی ہیں لیکن یہ اس کی جنسی اور نفسیاتی الجھن ہوتی ہے کیونکہ کہانی کے اختتام پر وہ بچہ بڑا ہو کر کسی اور سے شادی کر لیتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے :

"یہ کون تھیں۔۔۔؟" اور وہ اس سے کہہ رہا تھا۔
"میری باجی۔۔۔"(6)

ڈاکٹر سلیم اختر نفسیاتی تنقید میں لکھتے ہیں :

ایک فرد کی جنسی آرزوئیں جب پیاسی رہتی ہیں تو ان میں ایک
ناگوار جھلک ایک خوف کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔(7)

3۔ ٹیڑھی فصیل کے سائے

اس میں آزادی کے بعد کے ماحول کی عکاسی کی ہے۔ جب ہر طرف ہوس اور لالچ نے اپنے پنجے گاڑے ہوئے تھے جب لٹی پٹی عورتیں اپنی عصمت کو نہ بچا سکی اور جس کسی نے بچا لیا تو وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر ایک ذہنی مریضا بن کر رہ گئی۔ اس میں ایک ایسی لڑکی کو دکھایا گیا ہے کہ جیسے کوئی حادثہ اس کی انکھوں کے سامنے ہوا اور وہ اسی سے ابھی تک باہر نہیں نکل سکی نہیں نکل سکی۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے :

"منحوس چہرے والا ادمی تلوار لیے اس کی آنکھوں کے بند خول سے
نکلتا ہے اور آگے بڑھ کر اس عورت کے جسم پر وار کرتا ہے۔"(8)

کہانی میں اس طرح کی بے ربط باتیں نظر اتی ہیں کہانی کی مرکزی کردارہ ہر وقت خود کو اسمارٹ دیکھنے کے چکر میں مصروف رہتی ہے بڑے سلیقے سے مصنف نے تجریدی ونفسیاتی انداز تحریر میں قاری کو کچھ دیر کے لیے تھامنے پر مجبور کر دیا اور مرکزی کردارہ کی پریشانی کی ساری حقیقت واضح کر دی۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے :

"پھر ایک پل بھی وہاں نہیں ٹھہرتی فورا بھاگ جاتی ہے اور
میں ارد گرد کتنی ہی کنواری ماؤں کو دیکھتا ہوں"(10)

یعنی اس کا بارہا دفع مرد، جنسی، اسمارٹنس کی باتیں کرنا اور کہیں دور چلے جانا جہاں کوئی نہ ہو یہ ساری اس ظالم معاشرے کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کہانی میں اس کی ذہنی حالت اتنی خراب دکھائی گئی ہے کہ وہ ایک ایسے جگہ رہنا چاہتی ہے جہاں کوئی نہ ہو اور اس کا ہمدم اس کے لیے ایک ایسی جگہ بنا بھی لیتا ہے

اقتباس

"آج میں بہت خوش ہوں چلو آج ہم اس وادی میں چلتے ہیں جہاں ہمارے
سوا اور کوئی نہیں ہو گا میں کہتا ہوں یکدم وہ زور سے چیختی ہے خود غرض"(11)

یعنی ظالم معاشرے نے اس کو خوشیوں کے لیے بھی ترسوا دیا اور وہ ایک ذہنی مریضا بن کر رہ گئی۔

4۔ سوچ پہ بیٹھی مکھی

کہانی میں مظہر الاسلام نے ایک ایسے انسان کی نفسیات بتائی ہے جو ہر وقت کسی نہ کسی وہم و گمان میں پڑا رہتا ہے یا کسی ایک ہی بات کے پیچھے پڑ جاتا ہے اس میں دکھایا گیا ہے کہ کردار کی الماری میں ایک مکھی بند ہو جاتی ہے اور وہ رات دن اس کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر انجام تک بھی وہ اسی چکر میں رہتا ہے۔

"پتہ نہیں مکھی الماری سے نکل گئی ہے یہ ابھی تک الماری میں ہے اب تو
مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے میری بھنبھناہٹ سارے کمرے میں
پھیلی ہوئی ہے اور کوئی کیڑا مجھے اڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔"(12)

اس کہانی میں مظہر الاسلام نے انسانی ذہنیت کی بھی عکاسی کی ہے کہ اس کے اندر کے خیالات بالکل اس مکھی کی طرح پنپتے رہتے ہیں۔ ریاض احمد لکھتے ہیں کہ:

لفظ بھی لاشعور سے مسلسل شعور پر اثر انداز ہوتا رہتا ہے۔۔۔لاشعور میں محفوظ
الفاظ کے ذخیرے ایک طرف تو دبی ہوئی نفسی کیفیتوں کو سمیٹ رکھتے ہیں۔(13)

5۔ کہانی پرانے گھر کی سیڑھیوں پر گری ہوئی تصویر

اس میں مظہر الاسلام نے ایک ایسے کردار کی عکاسی کی ہے جو نفسیات کی زبان میں Narcissistic Personality کا مالک ہے۔ اس کو اپنی ذات اپنی محبت اپنی اہمیت کا تو خیال ہے لیکن جس کو چاہتا ہے اس کی پرواہ نہیں کہانی میں بڑے خوبصورت انداز میں مصنف یہ دکھایا ہے۔ وہ اپنی بیگم سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ اس کی نیل پینٹ کی خالی ڈبیاں تک اپنے پاس سنبھال کر رکھ رہا ہے۔اس کی پرانی قمیض اس کے پرانے خطوط، پرانی تصاویر،یعنی وہ محبت میں اس قدر آ گئے ہے کہ اپنی بیوی کی استعمال کی ہوئی ہر چیز صرف سے محبت ہے۔ لیکن نہیں تو صرف اس کی روح سے محبت نہیں۔ مصنف نے بہت ہی منفرد انداز میں تلخ نفسیات کی کیا کہ جو دوست اس کے ساتھ اس وقت گھر کی پیکنگ کے لیے آیا تھا اور بہت متاثر ہوتا ہے کہ اس کا دوست کتنا چاہنے والا ہے اس کو کسی کے رونے کی آواز آتی ہے۔اقتباس ملاحظہ کیجئے :

"اچانک کسی کے رونے کی اواز مجھے کان سے پکڑ کر سیڑھیوں تک لے ائی۔
اس کی بیوی بیٹھی رو رہی تھی۔
میں نے جھٹ سے پوچھا:وہ۔۔۔۔وہ چلا گیا؟"
وہ بولی:ہاں....
میں نے پوچھا:"اور تم....؟"
کہنے لگی:"وہ سب کچھ لے گیا ہے لیکن جاتی دفعہ مجھے یہیں بھول کر چلا گیا ہے۔"(14)

اس کہانی میں بڑی گہری نفسیات دکھائی گئی ہے ایک ایسے کردار کی ایک ایسے معاشرے میں میاں بیوی کی جو کہنے کو ایک دوسرے کے دیوانہ وار عاشق ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی سوچ ان کی روحوں کا آپس میں ملاپ نہیں ہوتا۔جو کسی ایک کو نفسیاتی مسائل سے دوچار کر جاتا ہے۔

6۔ تن لیراں لیراں

مظہر الاسلام کی کہانی تن لیر اں لیر اں جس میں انہوں نے ایک ایسی عورت کی نفسیات دکھائی ہے۔ جو ایک مرد سے محبت کرتی ہے لیکن وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ مرد ذات سے ایمان کھو بیٹھی۔ اس میں ایک ایسی لڑکی کو دکھایا گیا ہے جو کچرے کے ڈھیر سے مختلف طرح کی لیریں اکٹھی کرتی ہے لیکن پاس سے کوئی نوجوان کھڑا ہے۔ وہ نوجوان کہتا ہے تمہیں اس سے بُو نہیں آتی۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

"میری بات سن کر وہ ہنس پڑی اور کہنے لگی مرد بڑے چالاک ہوتے ہیں بہانے خور شروع میں کچھ اور ہوتے ہیں اور بعد میں کچھ اور بعد میں انہیں عورت سے بو آنے لگتی ہے۔ مجھے تو تم بھی ایک لیر لگتی ہو بولی ہاں ہاں سب عورتیں لیر اں ہوتیں ہیں میں نے کہا ایسا نہ کہو عورتیں ناراض ہو جائیں گی کہنے لگی نہیں ہوں گی وہ میری بات سمجھتی ہیں۔" (15)

مرد ذات سے اعتماد اٹھ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مرد ذات سے خائف نظر آتی ہے اگر نفسیاتی نقطہ نظر سے دیکھا جائے جب ایک انسان کو اور اس کی ذات کو صرف مطلب کے لیے استعمال کر کے چھوڑ دیا جائے اور اس کو دھوکا ملے تو وہ دوبارہ کسی پر ایمان نہیں لاتا۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

"جب وہ مجھ سے ملا تھا اس نے مجھے کہا تمہاری آنکھوں میں سرخ پھولوں والی چھینٹ کا تھان کھلا پڑا ہے۔ جس میں سے کسی نے ابھی تک ایک گز کپڑا نہیں پھاڑا میں نے اس کی بات مان لی اور اسے اپنی جوانی کی شنیل میں لپیٹ لیا مگر وہ ہڈیاں چنتا تھا اس لیے اس کا من بھی ہڈی کی طرح تھا ایک دن ہڈیاں چننا ایسے گیا کہ لوٹ کر نہیں آیا اسے گوشت کی عادت جو پڑ گئی تھی۔" (16)

اس مظہر الاسلام نے ایک معصوم لڑکی کے جذبات، مخلص پن کی سائیکی دیکھائی ہے کہ جب وہ کسی کو سچے دل سے قبول کرلے تو اپنی ذات تک وار دیتی ہے۔ لیکن اپنی ذات کی تذلیل کے بعد اس کی نفسیات کا وہ نقطۂ عروج آجاتا ہے کہ اس کو اپنی حالت پر رحم نہیں آتا۔ کیونکہ ایک نفسیاتی انسانی بعض اوقات خود کو تکلیف میں مبتلا کر کے سکون حاصل کرتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے:

"میرا من کوڑے کے اس ڈھیر کی طرح ہے جس پر جابجا اس کی یادوں کی لیریں بکھری پڑی ہیں۔۔۔ چھوڑ یہ میری لیریں ہیں میں خود اکھٹی کروں گی۔۔۔۔" (17)

حوالہ جات

1۔ڈاکٹر سلیم اختر،"نفسیاتی تنقید"،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،2015ء،ص58

2۔ ممتاز مفتی،"اور اوکھے لوگ"،(مظہر الاسلام:"مہا او کھا"،1989ء خاکہ)،الفصیل ناشران،لاہور،2008ء،ص89/94

3۔ڈاکٹر صفیہ عباد،"کہانی مظہر الاسلام ہے"،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،2009ء،ص131

4۔ مظہر الاسلام،"گھوڑوں کے شہر میں اکیلا ادمی"،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،2023ء،ص64/65

5۔ ایضاً،ص72

6۔ ایضاً،ص74

7۔ڈاکٹر سلیم اختر،"نفسیاتی تنقید"،ص95

8۔ مظہر الاسلام،"گھوڑوں کے شہر میں اکیلا ادمی"،ص110

9۔ ایضاً،ص113

10۔ ایضاً،ص114

11۔ ایضاً،ص117

12۔ڈاکٹر سلیم اختر،"نفسیاتی تنقید"،ص125

13۔ مظہر الاسلام،"گھوڑوں کے شہر میں اکیلا ادمی"،ص127

14۔ ایضاً،ص166

15۔ ایضاً،ص167

16۔ ایضاً،ص167